خدا تعالیٰ ہی اچھے نتائج پیدا کرتا ہے

(فرمودہ ۲۵- جون ۱۹۳۷ء)

۲۵- جون ۱۹۳۷ء بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد کی صاحبزادی زینب کے نکاح کا سات ہزار روپیہ مہر پر محمود الحسن صاحب کے ساتھ اعلان فرمایا۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :

انسانی زندگی کے نہایت ہی باریک در باریک اور پر اسرار امور میں سے ایک امر شادی ہے اور در حقیقت انسانی زندگی میں سب سے پیچ دار دنیوی چیز جو سکھ یا دکھ کا موجب ہوتی ہے وہ بیوی ہے۔ بیوی یا تو انسانی زندگی میں جسم اور روح کے لئے سکھ کا باعث ہوتی ہے یا دکھ کا موجب بن جاتی ہے اور مرد کے مرنے کے بعد خاندان کے لئے عزت و احترام اور آبرو کا موجب ہوتی ہے یا دائمی تردد اور رنج بن جاتی ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے [1] بلکہ یہ ہے کہ ماں کی اچھی تربیت سے جنت مل جاتی ہے اور اگر ماں اچھی تربیت نہ کرے، بچہ کے اخلاق کی اصلاح نہ کرے، اس کو مذہب سے واقف نہ کرے تو اس کی حالت تباہ ہو جاتی ہے اور قطعاً ایسی ماں کے قدموں کے نیچے جنت نہیں ہوتی۔ بے شک باپ متقوم ہوتا ہے، قیم ہوتا ہے، نگران ہوتا ہے مگر وہ اکثر معیشت کی فکر میں گھر سے باہر رہتا ہے اور بہت کم وقت اسے گھر میں رہنے کے لئے ملتا ہے اور اس تھوڑے سے عرصہ میں وہ بچوں کی پوری نگرانی نہیں کر سکتا۔ بچے کی وہ عمر جس میں وہ نقال ہوتا ہے اور باتیں سیکھتا

ہے پانچ چھ سال کی عمر ہوتی ہے اس وقت نہ تو باپ اس کی اصلاح اور نگرانی کر سکتا ہے اور نہ وہ اس عمر میں کسی استاد یا آداب سکھانے والے کے پاس جاسکتا ہے جس سے وہ اخلاق سیکھے صرف ماں جس کے پاس وہ ہر وقت رہتا ہے اس کی نگرانی کر سکتی ہے۔ اگر ماں بچے کے سامنے جھوٹ بولے گی تو بچہ بھی جھوٹ بولنا سیکھ لے گا اور اگر ماں چوری کرے گی تو بچہ بھی چوری کرنا سیکھ جائے گا اور اگر ماں دین سے بے پروائی اور غفلت اختیار کرے گی تو بچہ بھی دین سے بے پرواہ اور غافل ہو جائے گا۔ لیکن اگر ماں اس کے سامنے سچ بولے گی تو بچہ بھی سچ بولنے کا عادی ہو گا، اگر ماں دوسروں سے ملتے وقت اخلاق فاضلہ سے پیش آئے گی تو بچہ میں بھی اخلاق فاضلہ پیدا ہو جائیں گے، اگر ماں غریبوں اور مسکینوں پر رحم کرے گی تو بچہ میں بھی رحم کا مادہ پیدا ہو جائے گا، اگر ماں دیندار اور تقویٰ شعار ہو گی تو بچہ بھی دیندار اور تقویٰ شعار ہو جائے گا غرض ماں کی تربیت پر ہی بچہ کے مستقبل کا انحصار ہوتا ہے اور رسول کریم ﷺ کے ارشاد کا کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے یہی مطلب ہے کہ دنیا میں کئی مائیں ایسی ہوتی ہیں جو بچوں کی اچھی تربیت نہیں کرتیں بلکہ بجائے درست کرنے کے بگاڑ دیتی ہیں مذہب سے لاپرواہ بنا دیتی ہیں ایسی ماؤں کے قدموں کے نیچے جنت کا ہونا کوئی معنے نہیں رکھتا۔ جو اولاد اچھی نہ ہو لوگ اس کی ماں کو برا کہیں گے اور اگر اولاد اچھی ہو تو لوگ اس کی ماں کی تعریف کریں گے کیونکہ ابتدائی تربیت جس کا اثر بعد کی زندگی پر پڑتا ہے ماں ہی کرتی ہے باپ کا نام اس لئے نہیں لیا جاتا کہ اسے نگرانی کے لئے موقع بہت کم ملتا ہے مگر ماں کو ہر وقت نگرانی اور اصلاح کرنے کا موقع ملتا رہتا ہے۔ وہ ہر وقت بچہ کے ساتھ رہتی ہے اور بچہ بھی ہر وقت ماں کی امداد کا طالب ہوتا ہے۔ بچہ ہر وقت اپنی ماں کا سلوک اور محبت دیکھتا ہے پھر وہی عادات جو اس کی ماں ہوتی ہیں خواہ اچھی ہوں یا بُری اس بچہ میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ انسانی زندگی میں شادی کو اسی لئے پوشیدہ قرار دیا جاتا ہے کہ اس کے ذریعہ انسان میں ایسا اہم تغیر پیدا ہو جاتا ہے جس کا بعد میں آنے والی زندگی پر بہت بڑا اثر پڑتا ہے۔

جن ملکوں میں مرد اور عورت ایک دوسرے سے واقفیت پیدا کر کے اور ایک دوسرے سے ملنے کے بعد شادی کرتے ہیں وہ اخلاق کو نہیں دیکھتے بلکہ یا تو حسن دیکھتے ہیں یا شہوت کو پورا کرنا ان کے مدنظر ہوتا ہے۔ خوبصورتی کا چونکہ طبائع پر گہرا اثر پڑتا ہے اس لئے وہ حسن کو ترجیح دیتے ہیں۔

یورپین مصنفین شادی کو راحت کہتے ہیں مگر طلاق کا ان میں اس قدر رواج ہے کہ ہم تو سن کر حیران رہ جاتے ہیں- کئی دفعہ انگریزوں سے مجھے اس مسئلہ پر گفتگو کرنے کا موقع ملا ہے- وہ یہی کہتے ہیں کہ انسان شادی اطمینان قلب کے لئے کرتا ہے اور کامل اطمینان اس صورت میں حاصل ہو سکتا ہے جبکہ مرد اور عورت ایک دوسرے سے شادی سے پہلے واقفیت پیدا کرلیں اسلام نے جو طریقے شادی کے متعلق بیان کئے ہیں وہ جہالت پر مبنی ہیں- جب یہ صحیح ہے کہ شادی راحت کے لئے کی جاتی ہے تو اب یہ دیکھنا ہے کہ حقیقی راحت یورپین لوگوں کی شادیوں میں نظر آتی ہے یا اسلام کے احکام کے ماتحت ہونے والی شادیوں میں اور اگر اسلامی احکام کے مطابق شادی کرنے میں راحت ہے تو پھر ہمیں اس سے کیا کہ وہ راحت جہالت میں ہے ہمیں تو حقیقی راحت سے مطلب ہے- جو سمجھدار ماں باپ لڑکے لڑکی کی شادی کرنے سے قبل مشورہ کرتے ہیں اور عقل سے کام لیتے ہیں ان کا مشورہ اگر اسلام کے بتائے ہوئے احکام کو مد نظر رکھ کر ہو تو اللہ تعالیٰ ان کو صحیح راستہ بتا دیتا ہے- باپ بیٹے سے مشورہ کرتا ہے اور اسلامی احکام کے ماتحت ضروری حالات اسے بتا دیتا ہے تو چونکہ باپ سے بڑھ کر بیٹے کا کوئی اور خیر خواہ نہیں ہوتا اس لئے سعادت مند بیٹا باپ کی بات مان لیتا ہے اور باپ کے انتخاب کو پسند کرلیتا ہے-

چونکہ شادی کے نتائج بعد میں ظاہر ہونے والے ہوتے ہیں اور بعد میں ہونے والے واقعات کا دارومدار گزشتہ حالات پر ہوتا ہے اس لئے شادی کا معاملہ بڑا پیچیدہ اور مشکل ہوتا ہے مگر اس کا حل قرآن مجید میں موجود ہے اور رسول کریم ﷺ نے شادی کے موقع پر جن آیات کا انتخاب فرمایا ہے ان میں آتا ہے اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ-[۲] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کے مستقبل کے حالات ماضی کے حالات کا نتیجہ ہوتے ہیں اور میں چونکہ کلی طور پر ان حالات سے آگاہ ہوں اس لئے میں ہی ان کی اصلاح کرکے اچھا نتیجہ پیدا کر سکتا ہوں-

ایک کام انسان دس سال پہلے کرتا ہے مگر نتیجہ دس سال کے بعد نکلتا ہے- نپولین اس وقت بھی نپولین تھا جب وہ بچہ تھا لیکن اس کی قابلیت کے نتائج اس وقت نکلے جب وہ جوان ہوا- ہمارے ملک میں مثل مشہور ہے- "ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات"- سالہا سال ایک چیز کی تربیت کی جاتی ہے تب وہ اپنی اصل حالت پر آتی ہے- ایک موجد کی قابلیت کا سکہ اس وقت بیٹھتا ہے جب وہ بڑا ہو کر کوئی ایجاد مکمل کرلیتا ہے مگر تربیت اس کی بچپن سے ہی ایسی ہوتی ہے کہ وہ بڑا ہو کر قابل انسان بنے- یورپ کے فلسفی فرائڈ[۳] نے اس بات پر بحث کی ہے کہ

انسان کے بچپن کے اثرات کا جوانی اور بڑھاپے میں جاکر اثر پڑتا ہے۔ اثرات دو قسم کے ہوتے ہیں ایک اچھے دوسرے برے۔ برے اثرات کے نتیجہ میں ایسی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں جو ایک لمبے عرصہ کے بعد ظاہر ہوتی ہیں۔ ان برے اثرات کو زائل کرنے کا طریق انہوں نے یہ تجویز کیا ہے کہ مقناطیسی نیند سلا کر انسان کو سبجیکٹو مائنڈ (SUBJECTIVE MIND) یعنی مخفی اثرات کو جن کا اس پر اثر پڑ رہا ہوتا ہے معلوم کیا جائے اور انہیں مدنظر رکھتے ہوئے ان بیماریوں کا علاج کیا جائے۔ مگر ان اثرات کو جن سے وہ ماضی میں متأثر ہوا اور مستقبل میں وہ اس پر اثر ڈال رہے ہیں بجائے اس کے کہ ہم سائیکو اینالیسز (PSYCHO ANALYSIS) کے ذریعہ معلوم کریں اور ان کا علاج سوچیں اللہ تعالیٰ جو خبیر ہے اور تمام پچھلے اعمال کو جانتا ہے اس سے کیوں نہ علاج کرائیں۔ فرائڈ یا فرائڈ کے شاگرد تو مسمریزم کے ذریعہ یا حواس مختل کردینے کے ذریعہ ماضی کے اثرات کو ایک حد تک کم معلوم کرکے ان کا علاج کرتے ہیں حالانکہ ان کا ان اثرات کے متعلق PSYCHO ANALYSIS کے ذریعہ حاصل کیا ہوا علم یقینی نہیں ہوتا۔ مگر خدا تعالیٰ خبیر ہے اور ماضی کے تمام حالات کا یقینی علم رکھتا ہے۔ پس ہم بجائے فرائڈ یا اس کے شاگردوں کے پاس جانے کے کیوں نہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکیں اور اس سے دعا کریں کہ الٰہی تو ہمیں ماضی کے بداثرات کے نتائج سے بچا۔ پس اس کی طرف جھکنا چاہئے اور اسی سے امداد کا طالب ہونا چاہئے کہ اس کی ذات کو ماضی کا کامل علم ہے۔

غرض شادی کے موقع پر اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ کو مدنظر رکھو کیونکہ خدا ہی سب گزشتہ اعمال سے واقف ہے اور اس کے حضور دعا کرو اور اسی سے مدد حاصل کرو۔ حقیقت یہ ہے کہ جب اسلامی احکام کے مطابق شادی کی جائے تو انسان کے لئے راحت ہوتی ہے اور شادی کے بہترین نتائج نکل سکتے ہیں۔

(الفضل ۳۰۔ جون ۱۹۳۷ء صفحہ ۴، ۵)

۱؎ کنز العمال جلد ۱۶ صفحہ ۴۶۱ روایت نمبر ۴۵۴۳۹ مطبوعہ حلب ۱۹۷۷ء

۲؎ الحشر: ۱۹

۳؎ (SIGMUNDFRED (FROID (۱۸۵۶ء۔ ۱۹۳۹ء)، آسٹرین۔ علم نفسیات کا ماہر